ویلنٹائن ڈے اور اسلام

ترتیب و تالیف

عبید رضا الوری

ڈائریکٹر امام اعظم ریسرچ سینٹر (کراچی)
سرپرست اعلیٰ: بزم درس قرآن (نواب شاہ)

زیر سرپرستی

سید فرحان فضیلت شاہ مشہدی

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان
www.waseemziyai.com

ناشر ... رجسٹرڈ

March 2019

اہلسنت وجماعت کا قرآن وسنت کا عظیم ادارہ

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی

جہاں اسلامی اور عصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

طلبہ:

شعبہ حفظ: 145 شعبہ ناظرہ: 240

شعبہ درس نظامی: 105 شعبہ تجوید: 10

اور انہیں شعبہ جات میں 400 سے زائد طلبا اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم وبیش 100 طلباء مدرسے میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام وقیام اور میڈیکل کا مکمل خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

مدرسہ کا اسٹاف

شعبہ حفظ وناظرہ 14 اساتذہ شعبہ درس نظامی وتجوید 10 اساتذہ

شعبہ عصری علوم یعنی اسکول 11 اساتذہ باورچی 2 خادم 4 چوکیدار 2

کل طلبہ کم وبیش پانچ سو اور پورہ اسٹاف 43 افراد پر مشتمل ہے۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

DONATION

HABIB BANK LTD. BARNESS STREET BRANCH
ACC TITLE: MARKAZ UL ALOOM ISLAMIA (TRUST)
ACC NO: 00500025657003 - BRANCH CODE :0050

www.facebook.com/markazuloloom

https://www.waseemziyai.com https://www.youtube.com/waseemziyai

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ویلن ٹائن ڈے
اور اسلام

ترتیب وتالیف

عبید رضا الوری

ڈائریکٹر: امام اعظم ریسرچ سینٹر (کراچی)

سرپرستِ اعلیٰ: بزمِ درسِ قرآن (نواب شاہ)

فون نمبر: 0333-701901

ناشر

الدین نصیحہ فاؤنڈیشن (ٹرسٹ رجسٹرڈ)

مرکز العلوم الاسلام اکیڈمی (رجسٹرڈ)

www.waseemziyai.com

﴿جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں﴾

اشاعت... فروری 2017ء

ھدیہ ... 20(بیس)روپے

ملنے کا پتا

مکتبہ برکات المدینہ

متصل جامع مسجد بہارشریعت بہادرآباد کراچی

فون نمبر:021-34124141

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائیہ

اللہ تعالیٰ کے لئے ہر طرح کی حمد و ثناء مخصوص ہے، جو ہمارا خالق بھی، مالک بھی اور رازق بھی ہے، جس نے ہمیں یہ سعادت اور توفیق عطا کی ہے کہ ہم اس کی وحدانیت کے قائل ہیں وہ اول و قدیم ہے جس کی کوئی ابتداء نہیں، وہ آخر و باقی ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔ درود و سلام پہنچے۔ آمنہ کے اس لال کو جس نے ہمیں اپنی رحمۃ اللعالمینی کے دامن میں پناہ دی...... جو مسکرائے تو چمنستانِ کونین کے پھولوں نے ہنسنا سیکھا...... جو اٹھے تو پہاڑوں نے سر بلندی پائی...... جن کے خرامِ ناز سے صبا نے ٹہلنا سیکھا...... کلام اللہ جن کے اوصاف و محاسن پر بولتا ہو...... فرشتے صبح و شام جس پر درود بھیجتے ہوں۔

نبی آخر الزمان ﷺ نے آج سے چودہ سو سال قبل اللہ کے عطا کردہ علم کی روشنی میں آنے والے ایام کے بارے میں جو پیش گوئیاں کی تھیں وقتاً فوقتاً ان کا ظہور ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا، یہاں تک کہ اللہ کے حکم سے قیامت برپا ہو جائے گی۔ موجودہ دور میں امتِ مسلمہ میں جو فتنے پیدا ہو رہے ہیں اور جو مستقبل قریب اور بعید میں جنم لیں گے ان کے متعلق آقائے نامدار ﷺ نے اپنے اصحاب رضوان اللہ علیہم کو آگاہ فرما دیا تھا؛ آنے والے فتنوں کے بارے میں وارد بے شمار احادیث میں سے ایک حدیث کا مفہوم یہ بھی ہے کہ ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ میری امت کے گروہ اللہ کے دشمنوں (یہود و نصاریٰ) کی پیروی کرتے ہوئے ان کے مذہبی تہواروں اور ان کے رسوم و رواج کو اپنا لیں گے۔

آج اگر ہم اپنے اردگرد اور خصوصاً مسلم معاشرے پر اک طائرانہ نظر ڈالیں تو ان یہود و نصاریٰ کے مذہبی تہواروں کے واضح آثار اور اثرات ہمیں مسلم امہ کی صفوں میں نظر آئیں گے، جن میں سے ایک تہوار جسے ویلنٹائن ڈے (Valentine's Day) کے نام سے جانا جاتا ہے سرِ فہرست ہے جس نے مسلمان نوجوان نسل کو اپنے شیطانی جال میں بری طرح جکڑ لیا ہے۔

www.waseemziyai.com

14 فروری آتے ہی اب تو مسلمانوں کے معاشرں میں بھی سرخ گلاب سرخ رنگ کی چیزیں، سرخ رنگ کے گلدستے، سرخ رنگ کے ریپرز، سرخ رنگ کی آرائش، سرخ رنگ کے اخبارات، سرخ رنگ کے میگزینز، ٹیلیویژن کی اسکرینیں بھی سرخ ہی سرخ دکھائی دیتی ہیں کیونکہ آج کا مسلمان غیروں کی نقالی کرتے ہوئے (Valentine's day) مناتا ہے۔

آج سے چند سال پیشتر مسلم ممالک کے عوام الناس کو اس فتنے کے بارے میں کچھ علم نہ تھا، حتیٰ کہ بیشتر پسماندہ ممالک کے عیسائی بھی اس تہوار سے ناواقف تھے۔ مگر آج ایک مذموم سازش کے تحت باقاعدہ اس فتنے کو نہ صرف اجاگر کیا گیا بلکہ ایک منصوبہ بندی کے تحت اسے امتِ مسلمہ میں متعارف کروا کر مسلم مرد وخواتین کے اخلاق پر کاری ضرب لگائی گئی اور ہمارے مسلم نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اس سازش کا شکار بنے۔

دشمنانِ اسلام کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ مسلمان جب تک قرآن اور سنت سے جڑے ہوئے ہیں ان کو شکست دینا ممکن نہیں ہے۔ اس محاذ پر انہوں نے ہمیشہ منہ کی کھائی ہے اور کھاتے رہیں گے۔ اس لیے کفار نے مسلمانوں کے ساتھ محاذ آرائی کے طریقے میں تبدیلی پیدا کر لی ہے انہیں معلوم ہے کہ روایتی جنگ میں اسلحہ کا استعمال کر کے وہ ایک مسلم ملک کی اینٹ سے اینٹ بجا سکتے ہیں مگر ان کا یہ عمل مسلم امہ کو مشتعل کرنے کے ساتھ ساتھ متحد بھی کر سکتا ہے جو کہ ان کے مذموم مقاصد کی تکمیل میں رکاوٹ بھی بن سکتا ہے اس لیے انہوں نے ایسا منصوبہ تیار کیا کہ بنا جنگ کیے مسلمانوں کی بنیادیں کمزور کر کے ان پر برتری حاصل کی جاسکے۔

انہوں نے روایتی جنگ کی بجائے ثقافتی جنگ مسلمانوں پر مسلط کر دی اور اس کے لیے کروڑوں اربوں ڈالر مختص کر کے جدید وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنی مادر پدر آزاد ثقافت، مذہبی تہواروں اور عبادات کو زیب وزینت کا لبادہ اوڑھا کر مسلم ممالک میں منتقل کر دیا اور ذرائع ابلاغ، سیٹ لائٹ چینلز اور انٹرنیٹ کے ذریعے مسلم معاشرے میں اپنی عریاں ثقافت کا طوفان کھڑا کر دیا رہی سہی کسر ان مسلم ممالک کے ٹی وی چینلز نے اس طرح پوری کر دی کہ ان اسلام دشمن ممالک کے پروگرام اپنے ممالک میں عام کر کے ہر ناظر کی ان تک رسائی کو آسان کر دیا۔ ویلن ٹائن ڈے کی مناسبت سے خصوصی پروگرام تیار کیے گئے۔ تجارتی کمپنیوں نے اپنا منافع بڑھانے کی غرض سے ان چینلز پر اس مناسبت سے اشتہارات کی بھر مار کر دی اور ویلن ٹائن ڈے کو یوم محبت کے طور

www.waseemziyai.com

پر فروغ دیا۔ نوجوانوں کو یہ پیغام دیا گیا کہ یہ محبت کرنے والوں کے لیے ایک ایسا دن ہے جس میں وہ اس ہستی کو تحفے، کارڈز اور گلاب کے پھول پیش کر کے اپنی محبت اور چاہت کا اظہار کر سکتے ہیں جس سے وہ محبت کرتے ہیں۔

ویلن ٹائن ڈے کو محبت کا دن قرار دے کر نوجوان نسل کو یہ غیر اخلاقی پیغام دیا گیا ہے کہ اس دن محبت بانٹو اور خوب بانٹو اور محبت کی تقسیم کے اس عمل میں ہر رکاوٹ کو عبور کر جاؤ، پھر سال کے بقیہ دنوں میں چاہے ایک دوسرے کا خون پیتے رہو، ظلم و بربریت کی تمام حدوں کو پامال کرو، مگر اس ایک دن کو صرف محبت کے بٹوارے کے لیے مختص کر دو۔ جبکہ ہمارا پیارا دین مسلمانوں کو شرعی قیود و حدود میں رہتے ہوئے سارا سال آپس میں پیار و محبت، امن و آشتی اور مذہبی ہم آہنگی کے ساتھ رہنے کی تعلیم دیتا ہے۔

ذہنی بے راہ روی کا شکار مسلم لڑکے اور لڑکیاں، مرد و خواتین اس تہوار کو مناتے ہوئے اپنے اسلامی تشخص اور شناخت کو یکسر فراموش کر دیتے ہیں اور یہ بھول جاتے ہیں کہ وہ کلمہ گو مسلمان اور رسول اللہ ﷺ کے امتی ہیں اور بحیثیت مسلمان ان کے لیے یہ قطعاً جائز نہیں ہے کہ وہ کفار کی اندھی تقلید میں ان کی ایسی رسوم و رواج کو اپنا لیں جس کی ہمارا دین اور شریعت کسی طور بھی اجازت نہیں دیتا۔

ویلن ٹائن ڈے کی حقیقت اور اس کا تاریخی پس منظر کیا ہے اور کس طرح یہ طویل سفر طے کرتا ہوا مسلمانوں کے گھروں میں داخل ہوا اس کا اندازہ قارئین کو زیرِ نظر سطور کے مطالعے سے بخوبی ہو جائے گا۔

گزشتہ چند سالوں میں اس فتنے نے مسلم معاشرے میں جس انداز میں شب خون مارا ہے، اس نے مسلم علمائے کرام کی ذمے داریوں کو بڑھا دیا ہے اور انہیں یہ سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ کس طرح وہ کتاب و سنت کی روشنی میں اس کا سدباب کرتے ہوئے متاثرہ مسلمانوں کو آگاہ اور خبردار کریں تاکہ دین کا صحیح تصور ان کے اذہان میں قائم ہو اور اللہ اور اسکے رسول کے دشمنوں کے اس پرفریب فتنے اور اس کی سحر کاریوں کے چنگل سے وہ خود کو آزاد کرا کر اپنے آپ کو اسلامی شعار کا پابند بنائیں۔

★★★

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

ویلن ٹائن ڈے اور اسلام

ویلن ٹائن ڈے (valentine's day) کی تاریخ:

ویلن ٹائن ڈے کیا ہے؟ اور اس نے کس طرح سے رواج پایا؟ اس کے بارے میں کوئی مستند اور حتمی رائے موجود نہیں ہیں۔۔۔۔کچھ واقعات ہیں جو اس واقعہ کے ساتھ منسوب کیے جاتے ہیں۔۔۔انسائیکلو پیڈیا آف بریٹانیکا کے مطابق ":اسے عاشقوں کے تہوار کے طور پر منایا جاتا ہے"

انسائیکلو پیڈیا بک آف نالج کے مطابق:

''ویلن ٹائن ڈے جو (چودہ (14) فروری) کو منایا جاتا ہے محبوبوں کے لیے خاص دن ہے"۔

تقریباً1700 سال قبل شروع ہونے والا یہ دن خالص رومی عید ہے، اہل روم کے نزدیک 14 فروری کا دن چونکہ ''یونو'' دیوی کے نزدیک مقدس تھا اور ''یونو'' کو عورتوں اور شادی کی دیوی کہا جاتا تھا چنانچہ، رومیوں نے اسے عید کا دن ٹھہرالیا، اس اعتبار سے یہ ایک ''مشرکانہ'' عید قرار پائے گی پھر غالباً14 فروری279 عیسوی کو ایک حادثہ پیش آیا جس کے سبب عشق لڑانے اور غیر شرعی تعلقات رکھنے والوں نے اسے محبت کا دن بنالیا واقعہ کچھ یوں ہے کہ:

تیسری صدی عیسوی میں ویلن ٹائن نام کا ایک پادری تھا جو ایک راہبہ(Nun) کی زلف کا اسیر ہوگیا۔ چونکہ عیسائیت میں راہبوں اور راہبات کے لئے نکاح ممنوع تھا۔ اس لئے ایک دن ویلن ٹائن صاحب نے اپنی معشوقہ کی تشفی کے لئے اسے بتایا کہ اسے خواب میں بتایا گیا ہے کہ 14 فروری کا دن ایسا ہے اس میں اگر کوئی راہب یا راہبہ صنفی ملاپ بھی کرلیں تو اسے گناہ نہیں سمجھا جائے گا۔ راہبہ نے ان پر یقین کیا اور دونوں جوشِ عشق میں یہ سب کچھ کر گزرے۔

کلیسا کی روایات کی یوں دھجیاں اُڑانے پر ان کا حشر وہی ہوا جو عموماً ہوا کرتا ہے یعنی

انہیں قتل کر دیا گیا۔ بعد میں کچھ منچلوں نے ویلن ٹائن صاحب کو شہیدِ محبت کے درجہ پر فائز کرتے ہوئے ان کی یاد میں دن منانا شروع کر دیا۔

ویلنٹائن ڈے کو منانے کے مختلف انداز:

☆ لڑکے لڑکیوں کو اور لڑکیاں لڑکوں کو کارڈ ارسال کرتی ہیں۔

☆ نوجوان اپنی محبوبہ کو پھولوں کا گفٹ دیتے ہیں۔

☆ ٹیلی فون اور موبائل کے ذریعے محبت کی اور ویلنٹائن ڈے کی مبارکباد دی جاتی ہیں۔

☆ 14 فروری کو پھول اتنی کثرت سے فروخت ہوتے ہیں کہ بازار میں پھولوں کی قلت ہو جاتی ہے۔

☆ چوتھی صدی عیسوی تک اس دن کو تعزیتی انداز میں منایا جاتا تھا لیکن رفتہ رفتہ اس دن کو محبت کی یادگار کا رتبہ حاصل ہو گیا اور برطانیہ میں اپنے منتخب محبوب اور محبوبہ کو اس دن محبت بھرے خطوط، پیغامات، کارڈز اور سرخ گلاب بھیجنے کا رواج پا گیا۔

☆ برطانیہ سے رواج پانے والے اس دن کو بعد میں امریکہ اور جرمنی میں بھی منایا جانے لگا۔

☆ تاہم جرمنی میں دوسری جنگ عظیم تک یہ دن منانے کی روایات نہیں تھی۔ برطانوی کاؤنٹی ویلز میں لکڑی کے چمچ 14 فروری کو تحفے کے طور پر تراشے جاتے اور خوبصورتی کے لئے ان کے اوپر دل اور چابیاں لگائی جاتی تھیں جو تحفہ وصول کرنے والے کے لئے اس بات کا اشارہ ہوتیں کہ تم میرے بند دل کو اپنی محبت کی چابی سے کھول سکتے ہو۔

☆ کچھ لوگ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ ویلنٹائن ڈے کو اگر کوئی چڑیا کسی عورت کے سر پر سے گزر جائے تو اس کی شادی ملاح سے ہوتی ہے اور اگر کوئی چڑیا دیکھ لے تو اس کی شادی کسی غریب آدمی سے ہوتی ہے جبکہ زندگی بھی خوشگوار گزرے گی اور اگر عورت ویلنٹائن ڈے پر کسی سنہرے پرندے کو دیکھ لے تو اس کی شادی کسی امیر کبیر شخص سے ہوگی اور زندگی ناخوشگوار گزرے گی۔

☆ امریکا میں روایات مشہور ہے کہ 14 فروری کو وہ لڑکے اور لڑکیاں جو آپس میں شادی کرنا چاہتے ہیں، سٹیم ہاؤس جا کر ڈانس کریں اور ایک دوسرے کے نام دہرائیں، جونہی رقص کا عمل ختم ہوگا اور جو آخری نام ان کے لبوں پر ہوگا، اس سے ہی اس کی شادی قرار پائے گی جبکہ زمانہ قدیم

www.waseemziyai.com

سے مغربی ممالک میں یہ دلچسپ بات زبان زدعام ہے کہ اگر آپ اس بات کے خواہشمند ہیں کہ یہ جان سکیں کہ آپ کی کتنی اولاد ہوگی تو ویلن ٹائن ڈے پر ایک سیب درمیان سے کاٹیں، کٹے ہوئے سیب کے آدھے حصے میں جتنے بیج ہوں گے، اتنے ہی آپ کے بچے پیدا ہوں گے۔

☆ جاپان میں خواتین ویلن ٹائن ڈے پر اپنے جاننے والے تمام مردوں کو تحائف پیش کرتی ہیں۔

☆ اٹلی میں غیر شادی شدہ خواتین سورج نکلنے سے پہلے کھڑکی میں کھڑی ہو جاتی ہیں اور جو پہلا مرد ان کے سامنے سے گزرتا ہے، ان کے عقیدے کے مطابق وہ ان کا ہونے والا خاوند ہوتا ہے۔

☆ ڈنمارک میں برف کے قطرے محبوب کو بھیجے جاتے ہیں۔

تحریری طور پر ویلنٹائن کی مبارکباد دینے کا رواج چودھویں صدی میں ہوا۔ ابتداء میں رنگین کاغذوں پر واٹر کلر اور رنگین روشنائی سے کام لیا جاتا تھا، جس کی مشہور اقسام کروسٹک ویلن ٹائن، کٹ آؤٹ اور پرل پرس ویلنٹائن کارخانوں میں بننے لگیں۔ 9 ویں صدی کے آغاز پر ویلن ٹائن کارڈز بھیجنے کی روایت باقاعدہ طور پر بڑی جواب ایک مستقل حیثیت اختیار کر چکی ہے۔

ہم ویلنٹائن ڈے پر کیا کرتے ہیں؟

جنس (sex) کا داعیہ ایک بنیادی انسانی جبلت (Instinct) ہے۔ انسانی زندگی میں اس کی اہمیت یہ ہے کہ جنسی جذبے کے بغیر نسل انسانی آگے نہیں بڑھ سکتی۔ جنس کے بغیر صرف ایک نسل بعد پوری انسانیت دم توڑ دے گی۔ یہی جذبہ مرد و عورت کو مجبور کرتا ہے کہ وہ باہم اکٹھے ہوں اور خاندان کا ادارہ تشکیل دیں۔ خاندان نہ ہو تو معصوم بچے اور ناتواں بزرگ زمانے کی سختیوں کو جھیلنے کے لیے تنہا رہ جائیں گے مرد و زن کے اس تعلق کی ایک اور بڑی اہمیت بھی ہے۔ دوسری تمام نعمتوں کی طرح یہ بھی انسانوں کو خالق کائنات کی ان بے کراں عنایات کا ایک ادنیٰ سا تعارف کراتا ہے جو اس نے جنت کی ابدی زندگی میں ان کے لیے تیار کر رکھی ہیں۔ مگر انسانوں میں جنس کا یہ داعیہ (Motivation) اپنے ان مقاصد تک محدود نہیں رہتا۔ شیطان انسان کی راہ میں بیٹھتا ہے اور خود اس جذبے کو ایک مقصود بنا دیتا ہے۔ اس کا سب سے بڑا نمونہ مغربی معاشروں کی شکل میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ وہاں حیا کا فطری جذبہ بہت محدود اور عفت و عصمت (Chastity) ایک قدر کے طور پر باقی نہیں رہے۔ میاں بیوی کا محدود اور پاکیزہ تعلق مرد و زن کے بے قید شہوانی

www.waseemziyai.com

تعلق میں بدل چکا ہے۔اس تعلق میں دو انسان رفع حاجت کے لیے باہم ملاقات کرتے ہیں اور دل بھر جانے کے بعد اگلے سفر پر روانہ ہو جاتے ہیں۔

ویلنٹائن ڈے اس آزاد تعلق کو منانے کا دن ہے۔اس کی ابتدا کے متعلق یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ یہ بت پرست رومی تہذیب سے شروع ہوا یا تثلیث کے فرزندوں کی پیداوار ہے، مگر اس کا فروغ ایک ایسے معاشرے میں ہوا جہاں حیا کی موت نے ہر Love Affair کو Lust Affair میں بدل دیا ہے۔ مغرب کا یہ تحفہ اب کرسمس کے بعد دنیا کا سب سے زیادہ مقبول تہوار بن چکا ہے۔ ہر گزرتے سال، میڈیا کے زیر اثر، ہمارے ملک میں بھی اس کی مقبولیت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

ہم مغرب سے آنے والی ہر چیز کے مخالف نہیں، مگر کسی دوسری قوم کے وہ تہوار، جن کا تعلق کسی تہذیبی روایت سے ہو، انھیں قبول کرتے وقت بہت محتاط رہنا چاہیے۔ یہ تہوار اس لیے منائے جاتے ہیں تاکہ کچھ عقائد و تصورات انسانی معاشروں کے اندر پیوست ہو جائیں۔ مسلمان عیدالاضحیٰ کے تہوار پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدا سے آخری درجہ کی وفاداری کی یاد مناتے ہیں۔ آج ہم ویلنٹائن ڈے مناتے ہیں تو گویا ہم اس نقطۂ نظر کو تسلیم کر رہے ہیں کہ مرد و عورت کے درمیان آزادانہ تعلق پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ اہل مغرب کی طرح ہمیں اپنی بیٹیوں سے عصمت مطلوب نہیں۔ اپنے نوجوانوں سے ہم پاک دامنی کا مطالبہ نہیں کریں گے۔

کوئی ہندو عیدالاضحیٰ کے موقع پر گائے کو ذبح کر کے مسلمانوں کے ساتھ شامل ہونے کا تصور نہیں کر سکتا، لیکن ہندوؤں کی موجودہ نسل گائے کے تقدس سے بے نیاز ہو کر عید کی خوشیوں میں مسلمانوں کے ساتھ شریک ہو جائے تو عین ممکن ہے کہ ان کی اگلی نسلیں صبح سویرے مسلمانوں کے ساتھ گائیں ذبح کرنے لگیں۔ ٹھیک اسی طرح آج ہم ویلنٹائن ڈے پر خوشیاں منا رہے ہیں اور ہماری اگلی نسلیں حیا و عصمت کے ہر تصور کو ذبح کر کے ویلنٹائن ڈے منائیں گی۔

اسے دور کی کوڑی مت خیال کیجیے۔ ہماری موجودہ نسلیں صبح و شام اپنے گھروں میں مغربی فلمیں دیکھتی ہیں۔ عریاں اور فحش مناظر ان فلموں کی جان ہوتے ہیں۔ ان میں ہیرو اور ہیروئن شادی کے بندھن میں جڑے بغیر ان تمام مراحل سے گزر جاتے ہیں جن کا بیان میاں بیوی

www.waseemziyai.com

کے حوالے سے بھی ہمارے ہاں معیوب سمجھا جاتا ہے۔ایسی فلمیں دیکھ دیکھ کر جو نسلیں جوان ہوں گی وہ ویلنٹائن ڈے کو ایسے نہیں منائیں گی جیسا کہ آج اسے منایا جارہا ہے۔جب وہ نسلیں اس دن کو منائیں گی تو خاندان کا ادارہ درہم برہم ہوجائے گا۔اپنے باپ کا نام نہ جاننے والے بچوں سے معاشرہ بھر جائے گا۔مائیں حیا کا درس دینے کے بجائے اپنی بچیوں کو مانع حمل طریقوں کی تربیت دیا کریں گی۔سنگل پیرنٹ (SingleParent) کی نامانوس اصطلاح کی مصداق خواتین ہر دوسرے گھر میں نظر آئیں گی۔

آج سے چودہ سو برس قبل مدینہ کے تاجدار ﷺ نے جو معاشرہ قائم کیا تھا اس کی بنیاد حیا پر رکھی گئی تھی۔جس میں زنا کرنا ہی نہیں، اس کے اسباب پھیلانا بھی ایک جرم تھا۔جس میں زنا ایک ایسی گالی تھا جو اگر کسی پاک دامن پر لگادی جائے تو اسی کوڑے مارے جاتے تھے۔جس میں عفت کے بغیر مرد وعورت کا معاشرہ میں جینا ممکن نہ تھا۔اس معاشرے کے بانی ﷺ نے فیصلہ کردیا تھا: حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں نے سابقہ انبیاء علیہم السلام کے کلام میں سے جو حاصل کیا ہے وہ یہ ہے جب تم حیاء نہ کرو تو پھر جو چاہو کرو۔(سنن ابی داؤد، جلد سوئم کتاب الادب (4797:)

تاجدار مدینہ ﷺ کے امتیوں نے کبھی حیا کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا، مگر اب لگتا ہے کہ امتی حیا کے اس بھاری بوجھ کو زیادہ دیر تک اٹھانے کے لیے تیار نہیں۔اب وہ حیا نہیں کریں گے بلکہ جوان کا دل چاہے گا وہی کریں گے۔ویلنٹائن ڈے کسی دوسرے تہوار کا نام نہیں۔مسلمانوں کے لیے یہ وہ تہوار ہے جب امتی اپنے آقا ﷺ کو بتاتے ہیں کہ ہم وہ کریں گے جو ہمارا دل چاہے گا۔

ویلن ٹائن ڈے کی حرمت:

اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے کہ:

”اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ“.

وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں براچرچا (بے حیائی) پھیلے ان کے لئے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔(سورۃ النور: آیت 19)

www.waseemziyai.com

اس آیت کریمہ میں واضح طور پر بیہودگی اور فسق وفجور پر مبنی کاموں سے اجتناب رکھنے کی ترغیب دی جارہی ہے اور جو ایسے کاموں میں حصہ لیتے ہیں یا ان کاموں کے فروغ کا ذریعہ بنتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب کی وعید سنائی گئی ہے، جبکہ ویلنٹائن تو ہے ہی بے حیائی اور فحاشی کا دن۔لہٰذا اسے کسی صورت بھی ایک صالح معاشرہ اختیار نہیں کرسکتا۔

"وَالَّذِیْنَ لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَ اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا".

(سورۃ الفرقان: آیت:72)

اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب بیہودہ پر گزرتے ہیں اپنی عزت سنبھالے گزر جاتے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں رحمٰن کے بندوں کی یہ صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ نہ صرف ایسے باطل کاموں سے اجتناب کرتے ہیں بلکہ مکمل بائیکاٹ کرتے ہیں اور ہمیں بھی ایسی قبیح اور شنیع قسم کی رسومات کا بائیکاٹ کرنا چاہیے۔

(3)"یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوْلِیَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ".

(سورۃ المائدہ: آیت:51)

اے ایمان والو! یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے، بے شک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا۔

اس آیت میں یہود ونصاریٰ کے ساتھ دوستی اور موالات یعنی ان کی مدد کرنا ان سے مدد چاہنا، ان کے ساتھ محبت کے تعلقات رکھنا منع فرمایا گیا ہے، اس میں بہت شدت سے تاکید کی گئی ہے کہ مسلمانوں پر یہود ونصاریٰ اور ہر مخالفِ دینِ اسلام سے علیحدگی اور جدا رہنا واجب ہے۔

(تفسیر مدارک وخازن)

یہ بات انتہائی واضح اور اصولی ہے کہ جہاں تک عقائد کا تعلق ہے ان میں کسی قسم کی نرمی برداشت نہیں، اسلام غیر مسلموں سے لین دین اور سماجی تعلقات سے منع نہیں کرتا لیکن دوستی سے واضح طور پر منع کرتا ہے یعنی اپنی تہذیب کو بھول کر ان کی تہذیب کو اپنا لینا، ان کے رنگ میں رنگ جانا وغیرہ۔ بقول اقبال

www.waseemziyai.com

وضع میں تم نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

اسی طرح کا ایک ارشاد حضور نبی کریم ﷺ کے فرمان عالی شان سے بھی معلوم ہوتا ہے

،حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم ضرور اپنے سے پہلے لوگوں کی قدم بقدم پیروی کرو گے حتی کہ اگر وہ گوہ (چھپکلی کے مشابہ رینگنے والا ایک جانور) کے سوراخ میں گھسے ہوں گے تو تم بھی اس میں داخل ہو گے۔'' عرض کی گئی: ''یارسول اللہ ﷺ! کیا ان سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''تو اور کون؟''

(صحیح بخاری، کتاب الانبیاء، 3456، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ)

مطلب یہ کہ تم یہودیوں اور عیسائیوں کے نقال بن جاؤ گے اور ان کے رسم و رواج اور چال ڈھال پسند کرو گے ان کو اختیار کرو گے بالکل ان کے مطابق ہو جاؤ گے۔

غیر مسلموں کے رسم و رواج اور تہواروں کے بارے میں نبی کریم ﷺ کس قدر سنجیدہ اور دوررس نگاہ رکھنے والے تھے اس کا اندازہ درج ذیل دو واقعات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ:

ایک مرتبہ آپ ﷺ کے پاس ایک صحابی آئے اور کہنے لگے کہ میں نے بوانہ نامی مقام پر اونٹ ذبح کرنے کی منت مانی ہے (کیا میں اسے پورا کروں؟) آپ ﷺ نے فرمایا: کیا دورِ جاہلیت میں وہاں کسی بت کی پوجا تو نہیں ہوا کرتی تھی؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا :(**هل كان فيها عيد من أعيادهم؟**) کیا وہاں مشرکین کے تہواروں رمیلوں میں سے کوئی تہوار تو منعقد نہیں ہوا کرتا تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر اپنی نذر پوری کرو کیونکہ جس نذر میں اللہ کی نافرمانی کا عنصر پایا جائے اسے پورا کرنا جائز نہیں۔

(ابوداؤد: حدیث 3313)

گویا آپ نے سائل سے جو دو باتیں پوچھیں، یہ دونوں گناہ کی صورتیں تھیں اور اگر ان میں سے کوئی ایک صورت بھی ہوتی تو آپ ﷺ نے اس صحابی کو اپنی نذر پوری کرنے سے ضرور منع کر دینا تھا۔ گویا غیر مسلموں کے تہواروں کو منانا تو بہت دور کی بات، جہاں وہ تہوار منایا کرتے تھے وہاں کوئی ایسا کام کرنا جو ان کی مشابہت کا شک پیدا کرے وہ بھی آنحضرت ﷺ کے نزدیک جائز نہیں۔

www.waseemziyai.com

دیگر اقوام کی طرح اہل عرب بھی کئی ایک تہوار منایا کرتے تھے مگر نبی کریم ﷺ نے ان کے کسی تہوار کو اپنایا اور نہ اہل ایمان کو ان میں شرکت کی کبھی اجازت دی۔ تاہم خوشی اور تفریح کے جذبات چونکہ انسانی فطرت کا حصہ ہیں جنہیں کچلا نہیں جا سکتا، اس لیے آپ نے جاہلانہ تہواروں کے برعکس مسلمانوں کے لیے دو مستقل تہوار مقرر فرما دیئے جن میں عبادت (نماز) اور ذکر الٰہی کا اہتمام بھی ہوتا اور کھیل کود کا مظاہرہ بھی۔ یہ باتیں مستند کتب احادیث کی روایات سے ثابت ہیں۔ انہی میں سے ایک روایت کو امام نسائی نے اپنی سنن میں جاہلانہ تہوار کے عنوان کے تحت اس طرح بیان کیا ہے: حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ دورِ جاہلیت میں مدینہ کے لوگ سال میں دو تہوار منایا کرتے تھے۔ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو (صحابہ کرام سے) فرمایا:

”وقد أبدلكم الله بهما خيرا منهما : يوم الفطر و يوم الأضحى“

اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان دونوں تہواروں کے بدلہ میں دو اور تہوار عطا کر دیئے ہیں جو ان سے بہتر ہیں اور وہ ہیں: عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ۔ (صحیح سنن نسائی 1665)

اس روایت میں مدینہ کے غیر مسلموں کے دو تہواروں کا ذکر ہے۔ روایات کے سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ان کے علاقائی تہوار تھے اور ان میں مذہبی رنگ شامل نہیں تھا مگر اس کے باوجود آپ نے انہیں اپنی امت کے لیے ناجائز قرار دے دیا اور اگر ان میں مذہبی رنگ بھی شامل ہوتا تو پھر ان کی ممانعت اور قوی ہو جاتی۔

دین اسلام میں غیر مسلموں کی مشابہت اور ان کے طور طریقوں سے بچنے کا درس دیا گیا ہے، حدیث مبارکہ ہے: جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ انہی میں سے ہوگا۔

(سنن ابوداؤد، کتاب اللباس: 4030)

”مَنْ تَشَبَّهَ“ کی شرح میں ملا علی القاری لکھتے ہیں کہ:

جو شخص کفار کی، فساق کی، فجار کی یا پھر نیک وصلحاء کی، لباس وغیرہ میں (ہو یا کسی اور صورت میں) مشابہت اختیار کرے وہ گناہ اور خیر میں ان کے ہی ساتھ ہوگا۔

(مرقاۃ المفاتیح، کتاب اللباس، حدیث: 4347، 8/222، رشیدیہ)

دیکھ لیجیے، آج ہمارا کیا حال ہے، اس فرمانِ نبوی ﷺ کو بار بار پڑھیے اور اپنا حال

www.waseemziyai.com

دیکھئے عیسائی، یہودی، ہندو، سکھ، پارسی اور مجوسی وغیرہ سب اپنی شکل، اپنے لباس اور اپنی وضع قطع کو پسند کرتے ہیں مگر مسلمان ہیں کہ عیسائیوں کی نقل میں فنا ہوئے جا رہے ہیں

غیر اسلامی عادات واطوار اور رسومات وتہواروں میں عیسائیوں کی اندھی تقلید کی مانند آج مسلمانوں نے محبت کا بھی ''ایک دن'' مقرر کر لیا ہے جسے ویلنٹائن ڈے (valentine day) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

یہ بات درست ہے کہ محبت ایک ایسا جذبہ ہے جو انسان کی فطرت میں شامل ہے مختلف چیزیں انسان کو متاثر کرتی ہیں اور وہ ان سے محبت کرنے لگتا ہے مگر یہ کیسی محبت ہے جس نے بندے کو اپنے خالق حقیقی اور دین سے بہت دور کر دیا ہے...... کیا یہ محبت ہے؟ بھلا کیسی محبت ہے؟؟؟ جس نے صحیح اور غلط کی پہچان مٹادی ہے...... جس نے ہماری معاشرتی اقدار کی جڑیں کھوکھلی کر دی ہیں...... جس نے ایک خوبصورت جذبہ کو نفسانی خواہشات کی پیروی تک محدود کر دیا ہے...... جس نے محبت کو زوجیت کے دائرے سے نکال کر ایک غیر فطری دائرے میں داخل کر دیا ہے۔

آج اس ''محبت کے دن'' کے موقع پر ٹی وی ڈراموں، میوزک شوز، بے ہودہ افسانوں اور فلموں کے ذریعے نوجوانوں کے جنسی جذبات کو نہ صرف مشتعل کیا جاتا ہے بلکہ انہیں عشق لڑانے کے نت نئے طور طریقے بھی سکھائے جاتے ہیں محبت کے نام پر خوب دادِ عیش دی جاتی ہے...... جام وسبو چھلکتے ہیں...... شراب وشباب اور رقص وموسیقی کی محفلیں جمتی ہیں...... نوجوانوں کے دلوں میں جذبات کی آگ بھڑکا کر کسی خاص محبوب کی ضرورت کا احساس دلایا جاتا ہے...... جنسی آزادی اور لڑکے لڑکیوں کے آزادانہ تعلقات کو فروغ دیا جاتا ہے...... محبت بھرے پیغامات کا تبادلہ ہوتا ہے...... رومانی ملاقاتیں کی جاتی ہیں...... حتی کہ تعلیمی ادارے جو علم وادب کے گہوارے ہوتے ہیں اپنے طالب علموں کے لئے ایسی تقریبات منعقد کرنے میں پیچھے نہیں رہتے اس دن خصوصیت کے (be my valentine) کی تحریر والے کارڈز کا تبادلہ ہوتا ہے خوب شوخ سرخ لباس پہنا جاتا ہے ایک دوسرے کو سرخ گلاب، چاکلیٹ اور مٹھائی کا پیکٹ پیش کیا جاتا ہے اور بعض تو بیش قیمت چیزیں تک تحفے میں دیتے ہیں (یاد رہے کہ معاشقہ کرنے والے باہم جو تحائف دیتے ہیں وہ رشوت کے زمرے میں آتے ہیں) پہلے پہل محبت کا یہ بدنام دن صرف امریکہ

www.waseemziyai.com

دیورپ کی اخلاقی اقدار سے عاری محفلوں اور نائٹ کلبوں ہی میں منایا جاتا تھا مگر اب تو ہر جگہ مغرب اور اس کی نام نہاد اور بیہودہ تہذیب کی اندھی تقلید کا دور دورہ ہے اب یہ تماشا ہوٹل کے بند کمروں ہی میں نہیں ہوتا بلکہ عوامی پارکوں، ہر گلی کے نکڑ اور چوراہوں پر نظر آتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس طرح کے دن منانے سے برائی اور بے حیائی کو تو فروغ مل سکتا ہے لیکن محبت کا سچا جذبہ دلوں میں پیدا نہیں ہوسکتا یہ صرف نفس کو وقتی تسکین دینے اور ذہنی سکون کے مصنوعی حل کی ایک ناکام کوشش ہے تاہم اس اظہار محبت کے نتیجے میں کوئی سچی محبت حاصل نہیں کرپاتا بلکہ نفسانی خواہش کو وقتی تسکین مل جانے کے بعد یہی عاشق ومعشوق آئندہ آنے والے ویلنٹائن پر ایک ''نئے ساتھی'' سے یہی اظہار کررہے ہوتے ہیں محبت کا حقیقی اظہار عمل کا متقاضی ہے، جیسے: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ محبت ایمان واطاعت سے پہچانی جاتی ہے...... والدین سے محبت ان کی خدمت میں پوشیدہ ہے...... اولاد سے محبت ان کی اعلیٰ تربیت میں پنہاں ہے اور انسانوں سے سچی محبت ہر دکھ سکھ میں ان کے کام آنے کا مطالبہ کرتی ہے۔

حقیقی محبت کا یہی تقاضا ہے کہ

☆ اگر محبت کرنی ہے تو: اللہ تبارک وتعالیٰ سے کریں (قرآن کہتا ہے: سورۃ البقرہ آیت 165: ایمان والوں کو اللہ کے برابر کسی کی محبت نہیں)۔

☆ محبت کرنی ہے رسول اللہ ﷺ سے محبت کریں۔ قرآن کہتا ہے: یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہیں۔ (سورۃ لاحزاب آیت نمبر:6)

☆ محبت کرنی ہے تو ماں باپ سے محبت کیجئے جن کی طرف شفقت کی ایک نگاہ ڈالنا ایک حج کے ثواب کے برابر ہے:

☆ محبت کرنی ہے تو بہن بھائیوں سے کیجئے کہ رحمی رشتوں کے حقوق ادا کرنا ہمارا فرض ہے۔

☆ محبت کرنی ہے تو نکاح کے پاکیزہ بندھن کو اختیار کیجئے حدیث کے مطابق نکاح کے بندھن سے بڑھ کر محبت میں پائیداری کسی اور شے سے نہیں آتی لیکن آج بے حیائی، بے شرمی، پردے کو تار تار کرنا، حیاء کے دامن کو تار تار کرنا، اللہ کے احکامات کو پامال کرنا، دین کے احکامات کو پامال کرنا اور

www.waseemziyai.com

پھر یہ کہنا کہ محبت کرنے میں حرج ہے؟

☆ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے جس قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہی میں شمار کیا جائے گا۔

☆ کبھی فرمایا: انسان اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے کافروں سے محبت، مشرکوں سے محبت یہ جہنم میں لے جانے والی تو ہوسکتی ہے یہ اللہ کی رضا کے حصول والا معاملہ نہیں ہوسکتا۔

مسلم معاشرے میں اس غیر اسلامی تہوار کی پذیرائی اور قبولیت کی ذمہ داری جہاں سیٹ لائٹ چینلز، انٹرنیٹ اور ان مسلم ممالک کے میڈیا پر عائد ہوتی ہے وہاں والدین اور اساتذہ بھی اس برائی کے فروغ میں برابر کے ذمے دار ہیں۔ اگر والدین اپنی اولاد کی صحیح اسلامی خطوط پر تربیت کریں اور انہیں دشمنانِ اسلام کے ان حملوں سے آگاہ کرتے رہیں اور اسی طرح اساتذہ بھی اپنے شاگردوں میں دینی تشخص بیدار کریں اور ان میں دین کا صحیح شعور پیدا کریں تو پھر یہ ممکن ہی نہیں رہے گا کہ اسلام کے دشمن ان چور دروازوں سے مسلمانوں کی صفوں میں شب خون مار سکیں۔

اسی طرح ائمہ کرام اور علمائے دین کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ عصرِ حاضر کے تمام فتنوں اور خصوصاً ایسے فتن جو مسلمانوں کے اخلاق، ان کی دینی حمیت اور انکے عقائد کی سلامتی کے لیے خطرے کا باعث ہوں ان کی انہیں نہ صرف پوری شدت کے ساتھ مخالفت کرنی چاہئے بلکہ مسلم امہ میں ان خطرات کے خلاف بیداری کی بھرپور مہم کا آغاز کرنا چاہیے اور اس کام کے لیے تمام دستیاب وسائل سے بھرپور استفادہ کرنا چاہیے۔

اللہ کے حضور دعا ہے کہ مجھے اور آپ سب کو دین کا صحیح شعور عطا فرمائے اور شیطان کی راہ پر چلنے اور اس کا آلہ کار بننے سے محفوظ رکھے اور یہود و نصاریٰ کی پیروی کرنے، ان کی روش اور ان کی رسم و رواج اپنانے سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین ثم آمین۔

★★★
★★
★

www.waseemziyai.com

March 2019

اہلسنت وجماعت کا قرآن وسنت کا عظیم ادارہ

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی

جہاں اسلامی اور عصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

طلبہ:

شعبہ حفظ: 145 شعبہ ناظرہ: 240

شعبہ درس نظامی: 105 شعبہ تجوید: 10

اور انہیں شعبہ جات میں 400 سے زائد طلبا اسکول کی تعلیم انٹرتک حاصل کررہے ہیں نیز کم وبیش 100 طلباء مدرسے میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام وقیام اور میڈیکل کا مکمل خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

مدرسہ کا اسٹاف

شعبہ حفظ وناظرہ 14 اساتذہ شعبہ درس نظامی وتجوید 10 اساتذہ

شعبہ عصری علوم یعنی اسکول 11 اساتذہ باورچی 2 خادم 4 چوکیدار 2

کل طلبہ کم وبیش پانچ سو اور پورہ اسٹاف 43 افراد پر مشتمل ہے۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

DONATION

HABIB BANK LTD. BARNESS STREET BRANCH
ACC TITLE: MARKAZ UL ALOOM ISLAMIA (TRUST)
ACC NO: 00500025657003 - BRANCH CODE :0050

www.facebook.com/markazuloloom

https://www.waseemziyai.com https://www.youtube.com/waseemziyai

AD'DEEN U NASEEHA
FOUNDATION WELFARE TRUST

الحمدللہ اَلدِّیْنُ نَصِیْحَۃ فاؤنڈیشن ویلفیئر ٹرسٹ رجسٹرڈ کی بنیاد شب پیر ۱۹ ربیع الاول ۱۴۳۵ھ بمطابق 19 جنوری ۲۰۱۴ء بعد نمازِ عشاء مدینہ منورہ مسجدِ نبوی شریف میں رکھی گئی اس موقع پر بانیان فاؤنڈیشن نے مخلصانہ طور پر خدمت اُمتِ محمدیہ ﷺ کا عزم مصمم کیا۔

اللہ رب العزت کا بے حد فضل و کرم کہ ادارہ اَلدِّیْنُ نَصِیْحَۃ فاؤنڈیشن ویلفیئر ٹرسٹ رجسٹرڈ اس وقت خدمتِ امتِ محمد ﷺ کے مختلف شعبہ جات میں مصروف عمل ہے

آیئے! خدمتِ اُمتِ محمد ﷺ میں آپ بھی ہمارا ساتھ دیجئے

اپنی زکوۃ، صدقات، خیرات وعطیات اَلدِّیْنُ نَصِیْحَۃ فاؤنڈیشن ویلفیئر ٹرسٹ رجسٹرڈ کو دیجئے

تفصیلات جاننے کیلیۓ ہماری ویب سائٹ ملاحظہ فرمایئے

www.addeenunaseeha.org

/aldeen.naseeha

+923332128982

+923142558803

www.waseemziyai.com